سوال

اورالحمدللہ میں نے اسلام قبول کرلیا ہے، اورایک مسلمان شخص سے شادی شدہ ہوں ہماری اولاد نہیں ہے، میں یہاں یورپ میں ایک فیکٹری ملازم تھی لیکن اب اس فیکٹری نے کام بند کردیا تومیری ملازمت ختم ہوگئی، میں بہت خوش ہوں کیونکہ میں گھر میں رہنا چاہتی تھی اور ملازمت میں مرد و عورت کا اختلاط بھی تھا مشکل یہ ہے کہ میرے خاوند کی آمدنی بہت کم ہے اس مہنگائی کے دور میں اس سے خرچ پورا نہیں ہوتا، اسی طرح خاوند کے اپنے ملک میں غریب بھائی بھی ہیں ان کی مدد کرنا بھی ضروری ہے اس لیے وہ چاہتا ہے کہ میں بھی ملازمت کروں میں نے مرد و عورت کے اختلاط کے بغیر ملازمت بہت تلاش کی لیکن نہیں مل سکی میں نے جرمنی میں ایک عالم دین سے رابطہ کیا تو اس نے میرے خاوند کو بتایا کہ میرا گھر میں رہنا افضل ہے، لیکن میرا خاوند انکار کرتا ہے اور میری ملازمت پر مصر ہے، اس نے مجھے کہا ہے کہ: اگر تمہیں ایک ماہ میں ملازمت نہ ملی تو میں تجھے طلاق دے دوں گا میرا سوال یہ ہے کہ: کیا میں کسی شخص اوراس کی بیوی سے یہ کہہ سکتی ہوں کہ وہ مجھے اپنے پاس گھریلو ملازمہ اوربچے کی پرورش کرنے کے لیے رکھ لیں؟ اوراگر مجھے کوئی حلال کام ملیں تو کیا میرے لیے یہ ملازمت کرنا لازم ہے، برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ اب میں کیا کروں؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور دورو د و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

خاوند پر بیوی کے اخراجات اوراس کی رہائش اورکھانا وغیرہ کے اخراجات واجب ہیں، اور بیوی پر اس میں سے کچھ بھی واجب ولازم نہیں اگرچہ بیوی ملازمت بھی کرتی ہو یا مالدار بھی ہو

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

چاہیے کہ مالدار اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے الطلاق (7).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"اور تمہارے ذمہ ان بیویوں کی روزی اوران کا لباس ہے اچھے طریقہ سے"

صحیح مسلم حدیث نمبر(1218).

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کی بیوی ھند رضی اللہ تعالی عنہما کو فرمایا تھا:

"تم اس کے مال سے اتنا لے لو جو تمہاری اولاد کے لیے کافی ہو اچھے طریقہ سے"

صحیح بخاری حدیث نمبر(5364).

دوم:

اصل تو یہی ہے کہ وہ عورت اپنے گھر میں ہی رہے اور بغیر ضرورت گھر سے باہر مت نکلے، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم اپنے گھروں میں ٹکی رہو، اور قدیم جاہلت کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کو ظاہر مت کرو الاحزاب (33).

یہ خطاب اگرچہ ازواج مطہرات کو ہے، لیکن مومنوں کی عورتیں اس مسئلہ میں ان کے تابع ہیں، اور یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو ان کے شرف اور مقام ومرتبہ کی بنا پر ہے، اور اس لیے بھی کہ وہ مومن عورتوں کے لیے قدوہ اور نمونہ ہیں

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" عورت ساری کی ساری ستر ہے، اور جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے، عورت اللہ کے سب سے زیادہ قریب اسی صورت میں ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے آخری اور انتہائی گہرائی میں ہو"

اسے ابن حبان اور ابن خزیمہ نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (2688) میں صحیح قرار دیا ہے

اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے لیے مسجد میں آکر نماز ادا کرنے کے متعلق فرمایا :

" اور ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں "

سنن ابوداود حدیث نمبر (567) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

سوم :

عورت کے لیے مرد وعورت کی اختلاط والی جگہ پر کام کاج اور ملازمت کرنا حرام ہے، کیونکہ اس اخلاط میں بہت ساری خرابیاں اور ممنوعات پائی جاتی ہیں جو مرد اور عورت دونوں کے لیے باعث ضرر ہیں

لیکن عورت کے لیے مباح کام جہاں مرد وعورت کا اختلاط نہ پایا جاتا ہو وہ درج ذیل ضوابط کے تحت جائز ہے :

عورت کو کام کی ضرورت ہو

وہ کام اور ملازمت عورت کی خلقت کے شایان شان اور موافق ہو، مثلا لیڈی ڈاکٹر اور نرسنگ، اور ٹیچنگ، اور کپڑے سلائی کرنا وغیرہ

وہ کام اور ملازمت صرف عورتوں کے شعبہ میں ہو جس میں مرد وعورت کا بالکل اختلاط نہ پایا جائے

عورت اپنی ملازمت میں شرعی پردہ کا مکمل اہتمام کرے

اس کی ملازمت اور کام کے نتیجہ میں اسے بغیر محرم حرام سفر نہ کرنا پڑتا ہو

ملازمت کے لیے اس کے گھر سے باہر نکلنے میں حرام کا ارتکاب نہ کرنا پڑتا ہے، مثلا ڈرائیور کے ساتھ خلوت، یا خوشبو لگا کر نکلنا جسے اجنبی مرد سونگھیں

اس ملازمت اور کام کی بنا پر واجب وفرائض مثلا گھر کی دیکھ بھال اور خاوند اور اولاد کے کام کاج ضائع ہونے کا باعث نہ بنے

شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" عورت کے لیے کام کاج اور ملازمت کی مجال یہ ہے کہ وہ عورتوں کے ساتھ مخصوص ہو، مثلا لڑکیوں کی تعلیم میں ملازمت کرے، چاہے وہ آفس میں ہو یا فنی، اور اپنے گھر میں عورتوں کے کپڑے سلائی کرلے، یا اس طرح کا کوئی اور کام جو صرف عورتوں کے لیے مخصوص ہو

لیکن ایسا کام جو مردوں کے ساتھ مخصوص ہے وہ عورت کے لیے جائز نہیں کیونکہ اس سے مرد و عورت کا اختلاط لازم آتا ہے، اور یہ بہت عظیم اور خطرناک فتنہ و خرابی ہے جس سے بچنا اور اجتناب کرنا ضروری ہے

اور یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ نقصاندہ فتنہ نہیں چھوڑا، اور یہ کہ بنی اسرائیل میں بھی عورتوں کا فتنہ تھا "

اس لیے آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کو فتنے اور فساد والی جگہ اور اس کے اسباب سے ہر حالت میں محفوظ رکھے " انتہی

دیکھیں : فتاوی المراۃ المسلمۃ (981/2).

چہارم :

بچے کی پرورش اور دیکھ بھال کی ملازمت کرنا اگر تو آپ یہ اپنے گھر میں کریں تو اس میں کوئی اشکال نہیں، اور اگر جن کے بچوں کی پرورش کرنی ہے ان کے گھر میں ہو تو پھر بچے کے والد کے ساتھ خلوت اور دوسری ممنوعہ اشیاء سے احتراز کرنا ضروری ہے، مثلا مردوں سے مصافحہ کرنا اور انہیں دیکھنا اور بغیر ضرورت کے ان سے بات چیت کرنا

آپ پر ملازمت کرنا واجب اور ضروری نہیں چاہے وہ کام مباح ہی کیوں نہ ہو، لیکن اگر آپ کے خاوند نے عقد نکاح میں ملازمت کرنے کی شرط رکھی ہو تو پھر اس صورت میں واجب ہوگا

اور اگر آپ کو خدشہ ہو کہ خاوند آپ کو طلاق دے دے گا تو پھر آپ کو دونوں میں سے ایک کا اختیار ہے چاہے ملازمت کریں یا پھر طلاق لے لیں، لیکن اس حالت میں آپ کے لیے بہتر یہی ہے کہ آپ کوئی ایسا کام اور ملازمت تلاش کریں جو مباح ہو، اور ان شاء اللہ آپ کو ایسا کام مل جائیگا، کیونکہ ملازمت کی تنگی اور کڑواہٹ طلاق سے آسان ہے

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کی تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو اللہ اس کو کافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کر کے ہی رہیگا، اللہ تعالی نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2-3).

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کے حالات کو درست فرمائے، اور آپ دونوں کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری پر جمع کرے

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب

119540